Maashi Taraqqi Ki Samajh
(Understanding Economic Development)
Textbook in Urdu for Class X

ISBN 81-7450-766-3

پہلا اردو ایڈیشن

جولائی 2007 شراون 1929

دیگر طباعت

دسمبر 2012 اگہن 1934

اکتوبر 2015 آشوین 1937

جون 2019 جیشٹھ 1941

PD 2H SPA

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، 2007

جملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کیے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یادداشت کے ذریعے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانیکی، فوٹو کاپینگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترسیل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جارہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی، اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جاسکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جاسکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ ربر کی مہر کے ذریعے یا چیپی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے تو وہ غلط متصور ہوگی اور نا قابل قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
سری اروندو مارگ
نئی دہلی - 110016 فون 011-26562708

108,100 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بناشنکری III اسٹیج
بینگلورو - 560085 فون 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد - 700114 فون 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکاتا - 700114 فون 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گواہاٹی - 781021 فون 0361-2674869

قیمت : ₹ 70.00

اشاعتی ٹیم

ہیڈ پبلی کیشن ڈویژن	:	محمد سراج انور
چیف ایڈیٹر	:	شویتا اُپّل
چیف پروڈکشن آفیسر	:	ارون چتکارا
چیف بزنس منیجر	:	بیباش کمار داس
ایڈیٹر	:	سید پرویز احمد
پروڈکشن آفیسر	:	ونود دیویکر

سرورق، آرٹ اور تصاویر

کیرن ہیڈوک

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

ہرش کمار، سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اروندو مارگ، نئی دہلی نے شری رام پرنٹرس D-6 اور F-455، سیکٹر-63، نوئیڈا-201301 میں چھپوا کر پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

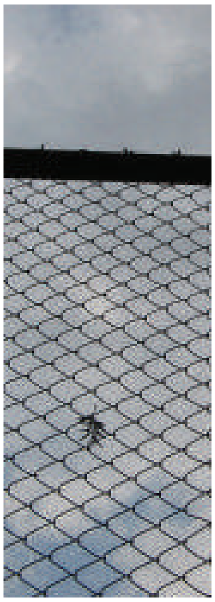

اساتذہ کے لیے تعارفی کلمات

یہ کتاب ہندوستانی معیشت میں ترقی کے عمل کے ایک سہل نظریہ سے آپ کو متعارف کراتی ہے۔ معاشیات میں، ہم عام طور پر اشیا اور خدمات کے پیداکاروں یا صارفین کی حیثیت سے لوگوں کی معاشی زندگی میں ترقی کو تبدیلی کے عمل کے طور پر دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کبھی کبھی ترقی کا مطالعہ خاص طور پر ایک مظہر کے طور پر کیا جاتا ہے جسے صرف ایک جدید صنعتی تہذیب کے نمو کے ساتھ اہمیت حاصل ہوئی ہے۔ ایسا اس لیے ہے کہ کسی ملک کی ترقی یا نیم ترقی کی صورتحال اگر کسی ملک کی دوسرے کے ساتھ جنگوں اور فتوحات اور نوآبادیاتی یا استعماری استحصال کے نتائج پر مبنی ہوتی ہے۔ تاہم اس کتاب میں ہم نے بیرونی عوامل پر زور نہیں دیا ہے۔ ہم نے ترقی کے عمل کا وسیع نظریہ اختیار کیا ہے۔ ایک عمل جو کسی بیرونی عوامل کی مداخلت یا خلل اندازی کیے جانے سے پہلے شروع ہوا ہوگا۔ ترقی کا عمل اس طرح کی مداخلتوں کے بعد دوبارہ بھی شروع ہو سکتا ہے اور تسخیر کے دور کے ختم ہونے بعد آزاد خطوط پر جاری رہ سکتا ہے۔ یہی ہمارے اپنے ملک ہندوستان کے معاملے میں ہوا۔

اس کتاب میں ترقی کی پہلی شروعات کو معیشت کے تین امتیازی سیکٹروں (شعبوں یا حلقوں) کی حیثیت سے زراعت، صنعت اور خدمات کے ظہور کے معنی میں دیکھا گیا ہے۔ ہم نے معاشی ترقی کو علاحدہ طور پر نہیں بلکہ انسانی ترقی کے زیادہ عام تصور کے ایک جزو کے طور پر دیکھنے کی کوشش کی ہے۔ اس تصور میں صحت اور تعلیم کی ترقی اور آمدنی کے ساتھ دیگر اظہار بھی شامل ہیں جو موٹے طور پر لوگوں کی معیار زندگی کو معین کرتے ہیں۔

پہلے باب میں ہم مطالعہ کریں گے لوگ ترقی کو دراصل کس مفہوم میں سمجھتے ہیں اور کیسے اس کی پیائش کی جا سکتی ہے۔ اس مقصد کے لیے مختلف پیائش دستیاب ہیں۔ ہم اس اطلاق کی حد پر جس میں کچھ اہم ترقیاتی اظہار ہے ترقی کو سمجھنے میں مددگار ہوتے ہیں۔ اور عمل کاری مختلف لوگوں پر کس طرح الگ الگ طرح سے اثر انداز ہوتی ہے، اس پر نظر ڈالیں گے۔

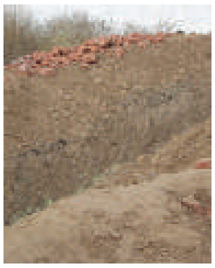

بحیثیت عمل ترقی غالباً تاریخ میں بہت پہلے شروع ہو چکی تھی۔ اولاً کسی ملک کو غالباً اس مفہوم میں ترقی یافتہ کے طور پر امتیاز نہیں کیا جا سکتا جس میں ہم ترقی کو سمجھتے ہیں۔ زیادہ تر انسانی بستیوں میں جب لوگوں نے نسبتاً امن اور کم و بیش مستقل سکونت کے ساتھ رہنا شروع کیا تھا جس کے بغیر کسی اہم پیمانے پر زراعت ممکن نہیں ہو سکتی تھی، شاید تبھی عمل کی شروعات ہوئی تھی۔ جب ایک بار زراعت کی ابتدا ہوئی اور فروغ حاصل ہوا اور دیگر قدرتی اشیا جیسے معدنی کچ دھات کے نکالنے کے عمل کی غالباً شروعات ہوئی تھی۔ بعد میں پتھروں اور دیگر معدنیات کو حاصل کرنے کے عمل کو کان سے پتھر نکالنا کہا جانے لگا۔

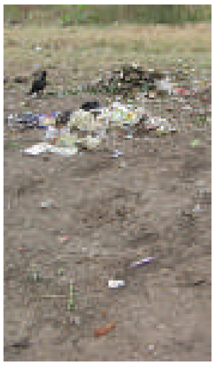

انسانوں نے غیر غذائی اشیا جیسے اپنے اوزاروں، ہتھیاروں، برتنوں اور ماہی گیری کے لیے جال وغیرہ بنانے کے لیے پیڑوں سے لکڑی اور خام مواد کے طور پر کان سے پتھر نکالنے کے ذریعہ معدنیات حاصل کیا۔ یہ انسان ساختہ، پہلی اشیا تھیں جنھیں انسانی ہنر اور صناعی کا نمونہ کہا جاتا ہے،۔ ماہرین معاشیات مصنوعات تیار کرنے کے عمل کو صنعت کاری کہتے ہیں جو زراعت (بشمول پتھر نکالنا) جن میں غذا جمع کرنے، کاشتکاری یا خالصتاً قدرتی اشیا جیسے پھل، چاول یا معدنیات کو حاصل کرنا شامل ہوتا ہے سے متفرق ہوتی ہے۔

انسانی ترقیاتی رپورٹ

سرگرمی 3

جدول ... کے ہندوستان اور اس کے پڑوسیوں سے

ملک				
سری لنکا ہندوستان میانمار پاکستان نیپال بنگلہ دیش				

ماخذ: ہیومن

نوٹ: -1 Human Development Index,HDI (انسانی ترقیاتی اشاریہ) کا مخفف ہے۔ اوپر دیئے گئے جدول میں HDI اشاریہ کا نمبر شمار کل ملکوں میں سے ہے

-2 پیدائش پر امکان زندگی جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ یہ پیدائش کے وقت کسی فرد کی زندگی کی اوسط متوقع عمر کی تعبیر کرتی ہے۔

-3 تین سطحوں کے مجموعی اندراج تناسب کا مطلب پرائمری اسکول، ثانوی اسکول اور سکینڈری اسکول کے بعد کی اعلیٰ تعلیم کے لیے اندراج کی نسبت سے ہے۔

-4 سبھی ملکوں کے لیے فی کس آمدنی کا شمار ڈالر میں کیا جاتا ہے تا کہ اس کا موازنہ کیا جا سکے۔ یہ اس طرح انجام دیا جاتا ہے کہ ہر ڈالر کے ذریعے کسی ملک میں اشیا اور خدمات کی ایک جیسی مقدار کو خرید ا جا سکے۔

کیا حیرت انگیز نہیں ہے کہ ہمارے پڑوس کا ایک چھوٹا سا ملک سری لنکا ہر میدان میں ہندوستان سے کہیں آگے ہے اور دنیا میں ہمارے جیسے ایک بڑے ملک کا شمار اتنا کم تر ہے۔ جدول 1.6 سے یہ بھی ظاہر ہے کہ اگرچہ نیپال اور بنگلہ دیش کی فی کس آمدنی ہندوستان کی تقریباً نصف سے بھی کم ہے تاہم وہ امکانیت زندگی اور شرح خواندگی میں پیچھے نہیں ہے۔

انسانی ترقیاتی اشاریہ (HDI) شمار کرنے کے لیے بہت سی اصلاحات کی تجویز دی گئی ہے اور بہت سے نئے اجزا کو انسانی ترقیاتی رپورٹ میں شامل کیا گیا ہے۔ لیکن ترقی کے ساتھ انسان کا سابقہ (Pre-fix) لگانے کے ذریعے یہ بات بہت واضح ہوجاتی ہے کہ ترقی میں کیا اہم ہے اور ایک ملک کے شہریوں کے ساتھ کیا واقع ہورہا ہے۔ یہ لوگ، ان کی صحت، ان کی فلاح بہبود یہی نہایت اہم ہے۔

کیا آپ کے خیال میں کچھ دیگر پہلو بھی ہیں انسانی ترقی کی پیمائش کے لیے جن پر غور کیا جانا چاہیے۔

ترقی کی قائم پذیری یا تحفظ پسندانہ ترقی

ہم ترقی کی تعریف کسی بھی انداز میں کرسکتے ہیں۔ بالفرض یہ پیش کرنے کے لیے کہ فلاں ملک کافی ترقی یافتہ ہے۔ ہمیں یقیناً ترقی کی یہ سطح پسند ہوگی کہ وہ مزید آگے بڑھے یا آنے والی نسلوں کے لیے کم سے کم اسے برقرار رکھے۔ یہ یقیناً پسندیدہ ہوگا۔ تاہم چونکہ بیسویں صدی کے دوسرے نصف سے متعدد سائنس داں یہ تنبیہہ کرتے رہے ہیں کہ ترقی کی موجودہ قسم اور سطح قابل برقرار نہیں ہے۔

”ہم نے دنیا کو اپنے آباواجداد سے ترکے میں نہیں حاصل کیا ہے بلکہ ہم نے اسے اپنے بچوں سے واپسی کے وعدے پر عاریۃً لیا ہے۔“

آیئے سمجھیں کہ درج ذیل مثال کیوں اتنی قابل غور ہے۔

مثال 1: ہندوستان میں زمین دوز پانی

”اس وقت ایسا لگتا ہے کہ ملک کے بہت سے حصوں میں زمین دوز پانی کے معمول سے زیادہ استعمال کا زبردست اندیشہ ہے۔ تقریباً 300 اضلاع کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ پچھلے 20 برسوں کے دوران پانی کی سطح 4 میٹر سے زیادہ گھٹی ہے۔ تقریباً ایک تہائی ملک اپنے زمین دوز پانی کے مخزن کا ضرورت سے زیادہ استعمال کررہا ہے۔ اگلے 25 سالوں میں ملک کا یہی 60 فی صد حصہ عمل انجام ہوگا۔ اگر ان وسائل کے استعمال کرنے کا موجودہ طریقہ جاری رہتا ہے۔ تو زمین دوز یا تہ نشین پانی کا معمول سے زیادہ استعمال بالخصوص پنجاب اور مغربی اتر پردیش کے زرعی طور پر خوشحال علاقوں، مرکزی اور جنوبی ہندوستان کے سخت چٹانی پٹھاری علاقوں، کچھ ساحلی علاقوں میں پایا جاتا ہے اور شہری بستیوں میں تیزی سے بڑھ رہا ہے۔

a) زمین دوز پانی کا معمول سے زیادہ استعمال کیوں کیا جاتا ہے؟

b) زائد استعمال کے بغیر کیا ترقی ممکن ہے؟

2019-20

زمین دوز پانی قابلِ تجدید وسائل کی ایک مثال ہے ان وسائل کو قدرتی طور پر پھر سے پُر کیا جاسکتا ہے جیسا کہ فصلوں اور پودوں کے معاملے میں ہے۔ تاہم ان وسائل کا زائد استعمال بھی کیا جاسکتا ہے۔مثال کے لیے زمین دوز پانی کا معاملہ ہے اگر ہم اس کا استعمال اس سے زیادہ کرتے ہیں جس کی بھرپائی بارش کے ذریعے ہوتی رہتی ہے تو ہم ان وسائل کا استعمال معمول سے زیادہ کررہے ہیں

ناقابل تجدید وسائل وہ ہیں جو برسوں استعمال کے بعد ختم ہوجائیں گے۔ زمین پر ہمارے پاس ایک مقررہ ذخیرہ ہے جن کی پھر سے بھرپائی نہیں کی جاسکتی۔ ہم نئے وسائل کی دریافت کرتے ہیں جن کے بارے میں ہم پہلے سے نہیں جانتے تھے۔اس طرح وسائل ذخیرے میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔ تاہم وقت کے ساتھ ساتھ یہ بھی ختم ہوجائیں گے۔

مثال کے طور پر خام تیل جو ہم زمین سے نکالتے ہیں ایک ناقابل تجدید وسیلہ ہے۔ تاہم ہم ایک ایسا وسیلہ دریافت کرسکتے ہیں جسے ہم پہلے نہیں جانتے تھے،تلاش وجستجو کا کام ہمیشہ انجام دیا جاتا رہا ہے۔

مثال 2: قدرتی وسائل کے ختم ہونے کی حالت

خام تیل کے لیے درج ذیل مواد پر نظر ڈالیں

جدول 1.7 خام تیل کے ذخائر

خطہ/ملک	ذخائر (2016) (ہزار ملین بیرلس)	برسوں کی تعداد جب ذخائر ختم ہوں گے
مشرق وسطیٰ	807.7	70
ریاست ہائے متحدہ امریکا	50	10.5
دنیا	1696.6	50.2

ماخذ: بی پی اسٹیٹیسٹیکل رویو آف ورلڈ انرجی، جون 2018

اس جدول سے خام تیل کے ذخائر (کالم 1) کا اندازہ ہوتا ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ خام تیل کا ذخیرہ کتنے برسوں تک چلے گا اگر لوگ موجودہ شرح پر اسے نکالتے رہیں۔ یہ ذخائر صرف 50 سال تک مزید چل پائیں گے۔ یہ مجموعی طور پر پوری دنیا کا معاملہ ہے۔ تاہم مختلف ملکوں کی صورتحال الگ الگ ہے۔ ہندوستان جیسے ممالک باہر سے تیل منگانے (درآمد) پر منحصر ہیں کیونکہ اس کے پاس اپنے خود کے ذخائر نہیں ہیں۔ اگر تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے تب یہ ہر ایک کے لیے ایک بوجھ سا بن جاتا ہے۔ یو ایس اے (ریاست ہائے متحدہ امریکا) جیسے ممالک میں کم ذخائر ہیں اور اسی لیے وہ فوجی یا معاشی قوت کے ذریعے تیل کو محفوظ کرنا چاہتا ہے۔

ترقی کی قائم پذیری یا اسے تحفظ پسندانہ بنانے کا سوال قدرت اور ترقی کے عمل کے بارے میں بنیادی طور پر بہت سے نئے مسائل کو جنم دیتا ہے۔

(a) کیا کسی ملک میں ترقیاتی عمل کے لیے کیا خام تیل ضروری ہے؟ بحث کیجیے۔

(b) ہندوستان کو خام تیل کی درآمد کرنی ہوتی ہے، آپ درج بالا صورتحال پر نظر ڈالتے ہوئے ملک کے لیے کن مسائل کا اندازہ لگا سکتے ہیں؟

ماحولیاتی تنزلی کی صورتحال کے نتائج کا تعلق، کسی قومی ریاستی سرحد سے نہیں ہے۔ یہ مسئلہ نہ تو کسی خطے کا ہے نا ہی کسی مخصوص ملک کا۔ ہمارا مستقبل ایک دوسرے کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ ترقی کو تحفظ پسندانہ بنانا وقتاً فوقتاً علم کا ایک نیا میدان ہے جس پر سائنس داں، ماہرین معاشیات، فلسفی اور دیگر سماجی سائنس داں مل جل کر کام کر رہے ہیں۔

بالعموم، ترقی یا بہتری کی طرف بڑھنے کا سوال ہمیشہ سے قائم ہے۔ سماج کے ایک ممبر کے طور پر اور ایک فرد کی حیثیت سے ہمیں یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم کہاں جانا چاہتے ہیں۔ ہم کیا بننا چاہتے ہیں اور ہمارے مقاصد کیا ہیں۔ اس طرح ترقی پر مباحثہ جاری رہتا ہے۔

مشقیں

1- کسی ملک کی ترقی عام طور پر متعین ہوتی ہے۔

a) اس کی فی کس آمدنی کے ذریعے

b) اس کی اوسط سطح خواندگی کے ذریعے

c) وہاں کے لوگوں کی صحت کی حالت کے ذریعے

d) ان سبھی کے ذریعے

2- انسانی ترقی کے معنی میں ان میں سے کون سے پڑوسی ملک کی کارکردگی ہندوستان کی نسبت زیادہ بہتر ہے؟

(i) بنگلہ دیش

(ii) سری لنکا

(iii) نیپال

(iv) پاکستان

3- فرض کیجیے ایک ملک میں چار خاندان ہیں۔ ان خاندان کی اوسط فی کس آمدنی 5,000 روپیے ہے اگر تین خاندانوں کی آمدنی 4,000 روپیے ہے۔ 7,000 روپیے اور 3,000 روپیے ہیں تب چوتھے خاندان کی آمدنی کیا ہے؟

i) 7,500 روپیے

ii) 3,000 روپیے

iii) 2,000 روپیے

iv) 6,000 روپیے۔

4- مختلف ملکوں کی درجہ بندی کرنے میں عالمی بینک کے ذریعے استعمال کی جانے والی اہم کسوٹی یا معیار کیا ہے؟ اس کسوٹی کی حدیں کیا ہیں؟ (اگر ہیں تو)

5- ترقی کی پیمائش کے لیے UNDP کے ذریعے استعمال کی جانے والی کسوٹی کس لحاظ سے عالمی بینک کے ذریعے استعمال کی جانے والی کسوٹی سے مختلف ہے؟

6- ہم اوسط کا استعمال کیوں کرتے ہیں؟ کیا ان کے استعمال کی کوئی حد ہیں؟ ترقی سے متعلق اپنی خود کی مثالوں کے ساتھ اسے سمجھائیے۔

7- کیرل جس کی فی کس آمدنی کم ہے، اس کی انسانی ترقی کا شمار ہریانہ کی نسبت زیادہ بہتر ہے۔ لہٰذا فی کس آمدنی ایک مفید کسوٹی تو بالکل نہیں ہے اور ریاستوں کے موازنے میں ان کا استعمال نہیں کیا جانا چاہیے کیا آپ اس سے متفق ہیں؟ بحث کیجیے۔

8- ہندستان میں لوگوں کے ذریعے استعمال کی جانے والی توانائی کے موجودہ وسائل دریافت کیجیے۔ آج سے پچاس سال کے بعد کیا امکانات ہو سکتے ہیں؟

9- ترقی کے لیے قائم پذیری یا تحفظ پسندی کا مسئلہ کیوں اہم ہے؟

10- کرۂ ارض میں سبھی کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے کافی وسائل موجود ہیں لیکن ایک فرد کی حرص کی تسکین کے لیے کافی نہیں ہیں۔ یہ بیان ترقی کے موضوع پر بحث سے کس طرح متعلق ہے؟ بحث کیجیے۔

11- ماحولیاتی تنزلی کی کچھ مثالوں کی فہرست بنایئے جن کا مشاہدہ آپ اپنے اردگرد کرتے رہے ہوں۔

12- جدول 1.6 میں دی گئی مدوں میں ہر ایک کے لیے دریافت کیجیے کہ کون سا ملک سب سے اوپر ہے اور کون سا سب سے نچلی سطح پر ہے۔

13- درج ذیل جدول ہندوستان میں (49-15 سال کی عمر والے) جن کی بالغوں کے کم یا ناقص تغذیہ کا اظہار کرتا ہے۔ یہ سال 16-2015 کے لیے مختلف ریاستوں کے سروے (BMI<18.5 kg/m²) BMI اوسط سے کم ہے۔ جدول پر نظر ڈالیں اور درج ذیل سوالوں کے جواب دیں۔

ریاست	مرد%	عورت%
کیرل	85	10
کرناٹک	17	21
مدھیہ پردیش	28	28
سبھی ریاستیں	20	23

ماخذ: نیشنل فیملی ہیلتھ سروے 14-2016 http://rchiips.org

(i) کیرل اور مدھیہ پردیش میں لوگوں کی تغذیاتی سطح کا موازنہ کیجیے۔

(ii) کیا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ملک میں ہر پانچ میں سے ایک آدمی ناقص تغذیہ کا شکار ہے اگرچہ یہ دلیل دی جاتی ہے کہ ملک میں کافی غذا دستیاب ہے۔ اپنے خود کے الفاظ میں بیان کیجیے۔

اضافی پروجیکٹ / سرگرمی

تین مختلف مقررین کو مدعو کیجیے جو آپ کے خطے کی ترقی کے بارے میں آپ سے بات کر سکیں۔ ان سے وہ سبھی سوالات پوچھیں جو آپ کے ذہن میں آ رہے ہوں۔ ان خیالات پر گروپوں میں بحث کیجیے۔ ہر گروپ کو ایک وال چارٹ تیار کرنا چاہیے جس میں ان خیالات کے بارے میں اسباب بتائے جائیں اور یہ کہ آپ اس سے متفق ہیں یا نہیں۔

معاشی ترقی کی سمجھ

دسویں جماعت کے لیے درسی کتاب

5016

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ